اُردو صحافت میں پہلا اِقبال نمبر

سیّد نظر زیدی

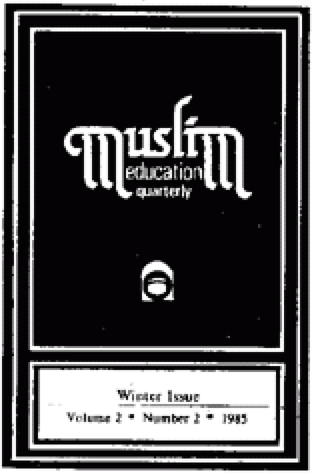

MUSLIM EDUCATION QUARTERLY is a review of Muslim education in the Modern World both in Muslim majority and in Muslim minority countries.

It is intended as a means of communication for scholars dedicated to the task of making education Islamic in character:

(1) by substituting Islamic concepts for secularist concepts of knowledge at present prevalent in all, branches of knowledge,

(2) by getting curricula and text books revised or rewritten accordingly and

(3) by proposing concrete strategies for revising teacher-education including teaching methodology.

It is also expected to act as an open forum for exchange of ideas between such thinkers and others including non-Muslims who hold contrary views.

MUSLIM EDUCATION QUARTERLY

Published quarterly in Autumn, Winter, Spring and Summer

Editor: Professor Syed Ali Ashraf

- Contains articles on Islamic education, morality, art, culture, etc.
- Critically evaluates educational issues from the Islamic point of view.
- Contains 'Reminiscences' of contemporary Muslim educationalists.
- Publishes surveys of Muslim education in all countries of the world.
- Publishes book reviews.

SEND YOUR SUBSCRIPTION NOW

To: The Secretary, The Islamic Academy

Please enter my subscription for MUSLIM EDUCATION QUARTERLY

I enclose a cheque/P.O. for .... (make cheque payable to The Islamic Academy. The cheque should be in sterling pounds).

Name ....

Address ....

....

Subscription Rates (including postage): Please indicate your preference.

Private Subscribers ☐ £10.50 per annum
☐ £ 2.65 per issue

Institutions ☐ £13.00 per annum
☐ £ 3.50 per issue

THE ISLAMIC ACADEMY

23 Metcalfe Road, Cambridge, CB4 2DB, U.K. Tel. (0223) 350976

پہلا اقبال نمبر

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اور پیغام کے بارے میں اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ کسی شاعر اور کسی مفکر کے بارے میں کم ہی لکھا گیا ہوگا لیکن یہ عزت اور اعزاز لاہور کے روزنامہ 'احسان' (اب مرحوم) کو حاصل ہوا کہ اس نے سب سے پہلے اقبال نمبر شائع کیا۔

اس نمبر کی لوح پر اس کی تاریخ اشاعت ۲۹۔ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ بمطابق ۳۰ مئی ۱۹۳۸ء درج ہے۔ گویا یہ ضخیم اور قابلِ قدر نمبر حضرت علامہ کی وفات کے صرف ۴۰ دن بعد ہی منظرِ عام پر آ گیا تھا۔

وہ لوگ جو صحافت کی پیچیدگیوں اور دشواریوں سے آگاہ ہیں، وہ اس بات کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس قدر کم مدت میں ایک باوقار نمبر شائع کرنا کتنا مشکل کام ہے۔ روزنامہ 'احسان' کا عملۂ ادارت یہ مشکل فرض انجام دینے میں اس لیے کامیاب ہوا کہ اخبار کے مالک ملک نور الٰہی اور عملے کے صدر نشین مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش، حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات سے گہری عقیدت رکھتے تھے۔ ان کے اکثر رفقاء کے جذبات ایسے ہی تھے۔

کم وقت میں ایک اہم کام مکمل کرنے کے علاوہ، اس نمبر کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تقریباً سارے ہندوستان کے ادیبوں اور شاعروں کے مضامینِ نثر و نظم شامل ہیں اور یہ خصوصیت اس بات کی غماز ہے کہ اخبار کے عملے نے مضامین حاصل کرنے کے لیے غیر معمولی محنت کی نیز اس سے یہ حقیقت بھی آشکار ہوتی ہے کہ اللہ پاک نے اپنی خاص رحمت سے حضرت علامہ کا پیغام ان کی زندگی ہی میں لوگوں کے دلوں میں اتار دیا تھا۔

مندرجات

اس نمبر میں جو مضامین نظم و نثر اشاعت پذیر ہوئے ہیں ان کا مختصر تعارف یوں ہے:
سرورق پر حضرت علامہ کے بڑے صاحبزادے (پہلی بیگم سے) آفتاب اقبال، صاحبزادی منیرہ بانو اور صاحبزادے جاوید اقبال کی نوعمری کی تصاویر شائع کی گئی ہیں۔
صفحہ ۲ پر جناب نذیر نیازی، چودھری محمد حسین، میاں محمد شفیع (م۔ش)، راجہ حسن اختر، ڈاکٹر عبدالقیوم، حضرت علامہ کے خادم خاص علی بخش اور ایک اور خادم رحمان کی تصاویر ہیں۔
آگے صفحہ ۶ کالم ۲ پر ان تصاویر کا مفصل تعارف بھی درج کیا گیا ہے۔
صفحہ ۲ پر سید آغا صادق حسین، ڈیرہ سیداں ریاست کپور تھلہ کا منظوم نذرانۂ عقیدت بعنوان "یادِ اقبال" شائع کیا گیا ہے۔ یہ دو رباعیوں اور ایک یادِ رفتگاں کے عنوان سے ۳۲ شعروں کی ایک فارسی نظم پر مشتمل ہے۔ اس نظم کے آخری تین شعر ملاحظہ ہوں ؎

بلند از مقامِ فنا نامِ اوست
کہ تعمیرِ ملت زِ پیغامِ اوست
سراپاش قربِ خدا یافتہ
حیاتش زِ للّٰہ بقا یافتہ
بہ آغوشِ الفت کشد رحمتش
طوافِ ملائک سرِ تربتش

صفحہ ۴ پر جناب انعام اللہ خاں ناصر کا مضمون بعنوان "دانشِ حاضر، حکیم مشرق کی نظر میں" اور کالم ۲ پر "اقبال" کے عنوان سے جناب بنیاد علی درویش صابری کی نظم اور حضرت علامہ کے تین قطعے درج ہیں۔ صابری صاحب کی نظم مختصر ہے لیکن عقیدت میں ڈوبی ہوئی۔
ایک شعر ملاحظہ ہو ؎

رہے گی لوحِ جہاں پہ عیاں تری تصویر
نہ تیری زیست فسانہ، نہ موت افسانہ

صفحہ ۵ پر مقالۂ افتتاحیہ ہے جسے "اقبال کا مقام" عنوان دیا گیا ہے۔ اخبار کے مدیرِ شہیر مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش نے اس مقالے میں اختصار لیکن جامعیت کے ساتھ حضرت علامہ کے پیغام پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ اخبار کے پونے دو صفحوں پر مشتمل ہے اور اسے "دانندۂ اسرار"، "وسعتِ نظر و پروازِ تخیل" اور "حضور مصطفیٰ کا عشق" کی تین ذیلی سرخیوں سے سجایا گیا ہے اور جو کچھ لکھا ہے اس کے ثبوت میں حضرت علامہ کے منتخب شعر بھی درج کیے ہیں۔

صفحہ ۸ پر خواجہ غلام نظام الدین سجادہ نشین محمودی سلیمانی تونسہ شریف، حاجی نبی احمد بریلوی اور نواب سردار بیگم حیدر آبادی کی نظمیں ہیں۔

خواجہ صاحب کی نظم کا عنوان "عقیدت کے آنسو" ہے۔ اس کا آخری بند ملاحظہ فرمائیے:

کون چھیڑے گا محبت آفریں نغموں کا ساز
کون سمجھائے گا ہم کو فطرتِ ہستی کا راز
گرمیِ گفتار سے اب کس کی ہوں گے دل گداز
کس کے اندازِ تکلم پہ کرے گا دہر ناز
رحلتِ اقبال سے سارا جہاں ماتم میں ہے
یہ زمیں ماتم میں ہے یہ آسماں ماتم میں ہے

حاجی صاحب کی نظم کا عنوان "آہ! ڈاکٹر اقبال" ہے۔ یہ چار بندوں اور ۲۴ شعروں پر مشتمل ہے۔ آخری تین شعر یہ ہیں:

تو نہیں باقی مگر زندہ ترا پیغام ہے
تیرے درسِ حریت کا اب بھی شہرہ عام ہے
تا ابد باقی رہے گی گونج تیرے نام کی
حشر تک دنیا کرے گی قدر تیرے کلام کی
محو تجھ کو عالمِ ایجاد کر سکتا نہیں
یعنی تو ہے زندۂ جاوید، مر سکتا نہیں

بیگم صاحبہ کی نظم کا عنوان "آہ! اقبال" ہے اور اس میں ۱۱ شعر ہیں۔ آخری دو شعر:

پھول ہوں کیسے شگفتہ جب چلی جائے بہار
ذروں میں کیا نور ہو جب چھپ گیا ہو آفتاب
اے بہارِ تازہ! تزئینِ گلستاں تجھ سے تھی
شمعِ مسلم، بزمِ ہستی میں فروزاں تجھ سے تھی

صفحہ ۹ پر جناب محمد صدیق کا مضمون "علامہ اقبال اور اسلام کا مدوجزر" شائع کیا گیا ہے۔ صدیق صاحب نے اس مضمون میں حضرت علامہ کی وفات پر اظہارِ افسوس کے بعد ان اثرات کا جائزہ پیش کیا ہے جو مفکرِ اسلام اقبالؒ کے کلام سے اسلامی دنیا پر مرتب ہوئے۔ یہ اخبار کے تقریباً چھ کالموں پر پھیلا ہوا ہے اور اپنے اسلوب اور استدلال کے باعث قابلِ قدر ہے۔ فاضل مضمون نگار نے حضرت علامہ کی وفات پر ان الفاظ میں اظہارِ غم کیا ہے:

"۲۱۔ اپریل ۱۹۳۸ء کا دن ادب اور انقلاب کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا، جبکہ علامۂ زماں، کاشفِ اسرارِ نہاں، مفکرِ اعظم، سرتاجِ شعراءِ عرب و عجم، آتش رقم، شاعرِ فطرت، علمبردارِ حریت، رہنمائے طریقت، ترجمانِ حقیقت، آفتابِ شعریت، حکیم امت، شہیدِ ملت، شہنشاہِ اقلیمِ ادب، فخرِ مشرق و مغرب، شبیہہ اسلاف، قائدِ انقلاب، سید الاحرار والابدال، حضرت اقبال انار اللہ برہانہ، اس دارِ فانی سے چل بسے اور دنیا کے گوشے گوشے میں کہرام مچ گیا۔"

صفحہ ۱۱ پر جناب مجید لاہوری کا مختصر نثر پارہ ہے۔ مجید آگے چل کر نظم کے شہسوار اور عظیم مزاح نگار تسلیم کیے گئے لیکن ان کی اس مختصر تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اگر نثر کی طرف بھی توجہ دیتے تو اپنا لوہا منوا لیتے۔ ایک کالم کی اس تحریر میں انہوں نے خاص انداز میں حضرت علامہ کی ذات سے عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ چند جملے:

"اقبال بڑھتا جا رہا ہے۔ وہ تخت کے پاس رکا اور بآوازِ بلند کہنے لگا۔ "میں مسلمان ہوں۔ مسلمان موت سے نہیں ڈرتا"۔

یہ کہہ کر وہ ہنسا اور سینہ تانے ہوئے آگے بڑھا۔ وہ موت کے دربار سے گزر گیا۔ بے دھڑک، بے خطر! آسمان سے پھول برسے فضا معطر میں بس گئی۔ موت سے ڈرنے والوں نے حیرت سے انگلیاں دانتوں تلے دبائیں۔"

صفحہ ۱۲۱ پر جناب ساغر جلیلی امرتسری کا مضمون "اقبال ایک مذہبی نقاد کی حیثیت سے" شائع ہوا ہے جو تقریباً چھ کالموں پر مشتمل ہے۔ "خودی اور مذہب" — "مذہبی رہنما" — "غلامی اور مسلمان" اور "مذہب اور سیاست" اس کے ذیلی عنوانات ہیں۔ ساغر جلیلی صاحب نے ہر عنوان کی مناسبت سے حضرت علامہ کے اشعار درج کیے ہیں اور اپنے دعویٰ کی دلیل لاتے ہیں۔ "غلامی اور مسلمان" کے تحت لکھتے ہیں:

"مسلمان اور غلامی دو متضاد عناصر ہیں۔ جو مسلمان ہے وہ مومن ہے۔ وہ اغیار کی غلامی نہیں کر سکتا۔ کبھی نہیں کر سکتا، بلکہ جب سے ہم مسلمان ہی نہیں رہے تو ہم ذلت و ادبار کے قعر عمیق میں دھکیل دیے گئے ہیں اور غلامی کا طوق ہماری گردنوں میں ڈال دیا گیا ہے۔ اقبال مسلم کو بیدار کرنا چاہتا تھا۔ اپنے آتشیں نغموں سے غفلت کے خس و خاشاک کو پھونک دینا چاہتا تھا۔"

صفحہ ۱۲۳ پر حافظ مظہر الدین کی نظم "نوحۂ اقبال" اور جناب رضا حسین ہمدانی کی نظم "آہنگِ فنا" کو جگہ دی گئی ہے۔

حافظ مظہر الدین نے آگے چل کر نعت نگاری میں بڑا درجہ پایا۔ اس زمانے میں وہ "الفقیر" گورداسپور کے مدیر تھے اور ان کا نام حافظ مظہر الدین رمداسی لکھا جاتا تھا۔ حافظ صاحب نے فارسی زبان میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے۔ دو شعر یہ ہیں:

یک جہاں از فیضِ اُو سیراب شد
بے گماں او قلزمِ زخّار بُد
محرمِ اسرارِ مخفی و جلی
آنکہ نامش در جہاں مردِ ولی

رضا حسین ہمدانی، ناظم بزمِ سخن پشاور، غالباً ہمارے یہی معروف شاعر ہیں جو آگے چل کر ترقی پسند تحریک سے

وابستہ ہو گئے اور جن کا نام اب رضا ہمدانی لکھا جاتا ہے۔ رضا صاحب کی نظم اردو میں ہے اور بہت پُر اثر ہے۔ دو شعر:

الاماں از جفائے چرخِ کہن
چاک ہے جس سے صبر کا دامن
اُس کے جور و ستم نے وا اسفا!
ہم سے چھینا ہے کردگارِ سخن

صفحہ ۱۵ پہ چار نظمیں شائع کی گئی ہیں:

۱۔ یادِ اقبال : از جناب صالح محمد صالح تونسوی
۲۔ علامہ اقبال کی یاد : از جناب محمد صدیق فرحت
۳۔ آہ اقبال : از جناب نذیر مرزا برلاس
۴۔ آہ سر محمد اقبال : از جناب اصغر حسین راغب مراد آبادی۔

یہ چاروں نظمیں جذباتِ عقیدت اور فنی محاسن کے اعتبار سے بلند پایہ ہیں۔ صالح صاحب کی نظم کے دو شعر:

اک جہانِ تازہ کا پیغام تھا جس کا پیام
سازِ ہستی کی نوائے درد تھا جس کا کلام
مردہ عالم زندہ جس کی شورشِ قُم سے ہوا
آدمی خوددار خود جس کے ترنم سے ہوا

فرحت صاحب کے دو شعر:

توڑ ڈالا سحرِ افرنگی تری تکبیر نے
خواب سے چونکا دیا ہم کو تری تحریر نے
آنکھ ہیں تیرے لیے پھر دیدہ و دل فرشِ راہ
یہ جہانِ آب و گِل، یہ جلوہ گاہِ مہر و ماہ

جناب نذیر مرزا برلاس کے دو شعر:

یہ کہہ کر شوکتِ خود اعتمادی ہم میں پیدا کی
"پشیماں شد اگر لعلے زمیراثِ پدر خواہی"

علمبردار تھے دنیا میں اسلامی سیاست کے
وہی جو دیکھتے تھے خواب اسلامی ریاست کے

راغب مراد آبادی صاحب فرماتے ہیں ؎

وہ راہبرِ قوم وہ پیغمبرِ حکمت
ہمدردِ وطن، مونس و غم خوار ہمارا
افسوس اسے چھین لیا دستِ اجل نے
تھا قوم کا جو لختِ جگر، آنکھ کا تارا

صفحہ ۱۶ پر جناب شبیر احمد خاں کا مضمون "ملتِ اسلامیہ کا دھڑکتا ہوا دل" شائع ہوا ہے جو تقریباً آٹھ کالم گھیرے ہوئے ہے۔ صاحبِ مضمون کا نقطۂ نظر عنوان سے ظاہر ہے اور اسے انہوں نے حضرتِ علامہ کے اشعار سے مدلّل بنایا ہے۔ مختصر اقتباس:

"علامہ اقبال نہایت عظیم تھا، مریض ملت کا حکیم تھا، ہزیمت خوردہ مشرق کے لیے پیامِ بیداری تھا، مفکرِ اعظم تھا، درویش کے لباس میں فلسفی اور عارف تھا، محرمِ رازِ درونِ میخانہ تھا، جمالِ مصطفویؐ کی شمع کا پروانہ تھا، کاروانِ ملت کا حُدی خواں تھا، دیدۂ بینا کے ساتھ مضطرب قلب رکھتا تھا۔"

صفحہ ۲۱ پر جناب محمد اشرف خاں عطاؔ کا مضمون "وطنیت اور اقبال" ہے۔ جناب عطا ہمارے اُن اہلِ قلم میں سے ہیں جن کا قلم ملتِ اسلامیہ کے لیے وقف رہا۔ وہ ایک عرصہ حضرت مولانا ظفر علی خاں اور ان کے مؤقر جریدے "زمیندار" سے وابستہ رہے اور بہت توانائی سے اپنے صحافتی فرائض انجام دینے کے ساتھ کئی قابلِ قدر کتابیں لکھیں۔

عطا صاحب کا یہ مقالہ مختصر ہے لیکن انہوں نے مدلّل انداز میں یہ ثابت کیا ہے کہ اقبال اُن معنوں میں وطن پرست نہ تھے جن معنوں میں لوگ خود کو وطن پرست کہتے ہیں بلکہ انہوں نے وطن کی اہمیت کا احساس اپنی ملت کے حوالے سے کیا۔ اقتباس:

"ان مسلم نوجوانوں کو جن کے سر پر وطنیت کا بھوت سوار ہے اور جو انسانیتِ کبریٰ کے فلسفے سے منہ موڑ کر قومیت و وطنیت کے عمیق و تاریک غار میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں، ان سے مخاطب

ہو کر علامہ اقبال فرماتے ہیں ؂

"مومن کے جہاں کی حد نہیں ہے
مومن کا مقام ہر کہیں ہے"

صفحہ ۲۱ پر "اقبال" کے عنوان سے جناب ذارغ بخاری کی نظم طبع ہوئی ہے۔ نظم مختصر ہے اور صرف دس اشعار پر مشتمل ہے لیکن جذباتِ عقیدت میں ڈوبی ہوئی ہے۔ دو شعر:

سرمدی نغموں سے تھا معمور تیرا سازِ عشق
آشکارا کر دیا عالم پہ تو نے رازِ عشق
اے مسیحائے سخن! اے ناخدائے زندگی
تیری ہر لے میں تھی پوشیدہ نوائے زندگی

صفحہ ۲۳ پر "حضرت علامہ اقبال" کے زیرِعنوان جناب حکیم غلام رسول کا مضمون شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون قریب قریب نو کالموں پر پھیلا ہوا ہے اور اس لحاظ سے منفرد اور بہت دلچسپ ہے کہ حکیم صاحب نے اپنے خاص انداز میں حضرت علامہ کی زندگی کے واقعات لکھے ہیں۔ چند ذیلی سرخیاں ملاحظہ ہوں:

۱۔ والدین کا زہد و اتقا ۲۔ تعلیمی زندگی
۳۔ استاد مرحوم کی اولاد کا احترام ۴۔ حضرت علامہ گورنمنٹ کالج لاہور میں
۵۔ ایک واقعہ ۶۔ لاہور کا ایک مشاعرہ
۷۔ کالج کے داخلے کے وقت والد صاحب کا عہد لینا
۸۔ انجمن حمایت اسلام کا پلیٹ فارم ۹۔ وطنی شاعری
۱۰۔ ولایت کا سفر ۱۱۔ پبلک زندگی
۱۲۔ تصانیف ۱۳۔ عشقِ رسولؐ
۱۴۔ ایک قادیانی سے ملاقات ۱۵۔ زمانۂ علالت کے حالات
۱۶۔ ایک واقعہ ——— وغیرہ!

ان میں اکثر واقعات اور لطائف وہی ہیں جو مشہور و معروف ہیں لیکن اس لحاظ سے اس مضمون کی بہت اہمیت ہے کہ سب سے پہلے غالباً اسی میں لکھے گئے۔

صفحہ ۳۱ پر "آہ علامہ سر اقبال!" کے عنوان سے محترمہ زیب عثمانیہ لدھیانوی کی نظم ہے، اس کے دو شعر:

تاروں سے بہت آگے جاتی تھی نظر جس کی
رخصت ہوا دنیا سے وہ کوکبِ رخشندہ
اس بندۂ مومن کو فانی نہ سمجھ اے زیبؔ!
ایماں ہی تو دنیا میں اک چیز ہے پائندہ

صفحہ ۲۵ پر "اقبال اور تصوفِ حاضرہ" کے عنوان سے جناب محمد اشرف خاں عطا کا ایک مضمون شائع ہوا ہے اور ان کے نام کے ساتھ مدیر معاون بھی لکھا گیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ موصوف اُن دنوں روزنامہ "احسان" ہی سے وابستہ تھے۔ عطا صاحب کا یہ مضمون چار کالموں کو گھیرے ہوئے ہے اور اس میں انہوں نے عجمی تصوّف کے بارے میں علامہ مرحوم کے خیالات پر روشنی ڈالی ہے۔ اقتباس:

"صوفیاء کی اصلاح، اقبال کی زندگی کا ایک بڑا مشن تھا۔ وہ اس دور کے صوفیاء کو اُس دور کے صوفیائے کرام کے دوش بدوش کھڑا دیکھنا چاہتا تھا جس دور میں صوفیائے کرام دن کو ہاتھ میں تلوار لے کر میدانِ غزا میں جبروت اور ملوکیت کے خلاف جہاد کرتے تھے۔ صبح کو گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہوتے تھے تو رات کو مصلّے نشیں نظر آتے تھے۔"

صفحہ ۲۶ پر جناب محمد اکرم خاں کا مضمون اور درد ہاشمی کانپوری کی نظم شائع ہوئی ہے۔ مضمون کا عنوان ہے "اقبال اور غلامی" ــــ اور نظم "افکارِ پریشاں" کے زیرِ عنوان لکھی گئی ہے۔ مضمون مختصر ہے، صرف دو کالم لیکن اکرم صاحب نے بہت قابلیت سے اقبال کی حریت پرستی ثابت کی ہے۔ فرماتے ہیں:

"اقبال نے غلامی کو محسوس کیا اور شدت سے محسوس کیا۔ اس کے دل پر غلامی کا گہرا اثر تھا۔ وہ قوم کو اس بے کسی و بے بسی کی حالت میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس کے دل میں ایک تڑپ تھی جو نہ صرف اسے غلامی پر مطمئن نہ ہونے دیتی تھی بلکہ وہ قوم کی گردن پر بھی اس جوئے کو نہ دیکھ سکتا تھا۔"

درد ہاشمی صاحب کی نظم ۱۲۔ اشعار پر مشتمل ہے۔ زمین اقبال کی ہے اور اس کے ایک شعر کو مطلع بنا کر نذرانۂ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ وہ شعر:

عشق کہاں سے پائے گا ذوقِ نظر ترے بغیر
رنگ کہاں سے لائے گا خونِ جگر ترے بغیر
بیخودِ کیفِ خواب ہیں، رہنِ صد اضطراب ہیں
ہوش و خرد ترے بغیر، قلب و نظر ترے بغیر

صفحہ ۲۷ پر جناب ابوالعلا چشتی نے "اقبال، اقبال کی نظر میں" کے عنوان سے حضرت علامہ کے وہ اشعار جمع کر دیے ہیں جن میں انہوں نے اشارۃً یا کنایۃً خود اپنے بارے میں کچھ کہا ہے ۔۔۔ یہاں یہ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ یہ ابوالعلا چشتی وہی ہیں جو حاجی لق لق کے نام سے مشہور ہوئے اور مزاح نگارت عری کی حیثیت سے ایک مقام حاصل کیا۔ محمد اشرف عطا صاحب کی طرح چشتی صاحب بھی "احسان" کے عملۂ ادارت میں شامل تھے۔

صفحہ ۲۷ پر ہی جناب محمد عبدالحمید مدیر معاون "احسان" کا مضمون "حالی، اکبر اور اقبال" شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں انہوں نے بتایا ہے کہ حضرت اقبال نے اپنے فلسفے اور شاعری کی مدد سے اصلاحِ ملت کے جس کام کو مکمل کیا اس کا آغاز حالی اور اکبر کے زمانے میں ہو چکا تھا۔ اقتباس:

"اقبال اس عمارت کو مکمل کرنے والا معمار ہے جس کی بنا حالی نے ڈالی، جس کی دیواریں اکبر نے استوار کیں اور شبلی نے ان میں رنگ آمیزی کی تھی۔"

صفحہ ۲۸ پر "اقبال کا پیغام" کے عنوان سے جناب آزاد بدایونی کا مضمون چھپا ہے۔ آزاد صاحب نے اقبال کے ان ناقدین کو منہ توڑ جواب دیا ہے جو ان کے کلام میں تضادات تلاش کرتے اور ان کے اشتراکی ہونے کا پہلو ڈھونڈتے ہیں۔

آزاد صاحب نے مدلل انداز میں بتایا ہے کہ اقبال اول و آخر مسلمان تھے۔ انہوں نے کسی ابہام کے بغیر احیائے ملتِ اسلامیہ کے لیے لکھا اور تادمِ مرگ قول و عمل کی پوری قوتوں سے اس جدوجہد میں مصروف رہے۔

اسی صفحے پر جناب خورشید حسن خورشید سہارنپوری کی فارسی نظم "نذرِ اقبال" شائع ہوئی ہے ایک شعر:

میکنم خورشید مدحش ختم بریک جملۂ
برقوم اقبال بود و بردیں اقبال بود

صفحہ ۲۹ پر جناب منظور حسین منظور کی نظم "نوحۂ اقبال" چھپی ہے۔ عنوان کے نیچے محترم شاعر کا نام یوں درج ہے:

"از فردوسیِ ملت، ملک منظور حسین منظور بی۔ اے۔ مصنف جنگ نامۂ اسلام۔ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول بھاگٹا نوالہ، ضلع شاہ پور۔"

شاعر کے القاب و آداب سے معلوم ہوتا ہے ان کی کتاب "جنگ نامۂ اسلام" زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی ہوگی اور یقیناً قابلِ قدر ہوگی۔ لازم ہے کہ ہمارا کوئی سکالر اس گوہرِ بے بہا کو تلاش کرے اور اس پر مفصل تبصرہ لکھ کر قوم کو اس سے متعارف کرائے۔ اس زمانے میں ایسی کتابوں کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ منظور صاحب کس پائے کے شاعر تھے "نوحۂ اقبال" کے اس بند سے اس کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے ؎

آہ پنہاں ہو گیا دنیا سے وہ دانائے راز
پیکرِ مشرق میں تھا جس کی نوائے سوز و ساز
ذوقِ پروازِ تخیل جس کا تھا شاہیں نواز
جس کے اندیشے میں تھی اک گرمیٔ آہن گداز
آتشِ حسنِ ازل تھی شوخیٔ تحریر میں
گرمیٔ ذوقِ عمل تھی نالۂ شب گیر میں

صفحہ ۳۰ پر جناب یحییٰ اعظم گڑھی اور جناب ڈاکٹر محبوب عالم قریشی کی نظمیں ہیں۔ پہلی نظم کا عنوان "ماتمِ اقبال" اور دوسری کا "گلہائے عقیدت" ہے۔ بالترتیب "ماتمِ اقبال" اور "گلہائے عقیدت" کا ایک ایک شعر ؎

اٹھا جہاں سے وہ سرشارِ دینِ پیغمبر
کہ جس کے شورِ نوا پر فدا تھی خاکِ حرم

درسِ خودداری ترے اس قول میں مستور ہے
"تو جھکا جب غیر کے آگے نہ من تیرا نہ تن!"

صفحہ ۳۴ پر "قطبِ عالم، عارفِ ہند حضرت علامہ اقبال" کے زیرِ عنوان جناب میر عبدالعزیز گرد

کا مضمون شائع کیا گیا ہے۔ میر صاحب قلات نیشنل پارٹی کے صدر تھے۔ یہ مضمون اخبار کے تقریباً آٹھ کالموں پر محیط ہے اور اس میں انہوں نے اقبالؒ کے روحانی مقام و مرتبے پر اظہارِ خیال فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں:

"ہر کسی نے اپنی سمجھ کے مطابق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور اپنی عقیدت ظاہر کی ہے لیکن مجھے بجا طور پر افسوس ہے کہ کسی نے ابھی تک اقبال کی ایک اور حیثیت کی طرف توجہ مبذول نہیں کی جس کا تعلق زیادہ تر باطن کے ساتھ ہے۔"

صفحہ ۳۷ پر "حضرت علامہ اقبال سے پہلی ملاقات" کے عنوان سے چودھری محمد عبداللہ خان، ہیڈ ماسٹر اسلامیہ سکول لاہور چھاؤنی کا مضمون شائع ہوا ہے۔ یہ تقریباً ڈھائی کالم کا مضمون ہے اور اس میں چودھری صاحب نے ۱۹۳۶ء کی ایک شام کی روداد بیان کی ہے جبکہ وہ اپنے ایک دوست کے ساتھ جاوید منزل گئے اور حضرت علامہ سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ حضرت علامہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"گفتگو میں سادگی اور بے تکلفی بدرجۂ اتم تھی۔ یہاں تک کہ نیازمندوں سے گفتگو کرتے وقت بھی یہی معلوم ہوتا تھا کہ کسی نہایت بے تکلف دوست سے باتیں کر رہے ہیں۔ آپ کی طبیعت میں نہایت لطیف مزاح تھا۔ زیرِ لب ہنسی کے ساتھ عام گفتگو میں کئی لطائف بیان کر جاتے تھے۔ باتیں کرتے تو بہت ہشاش بشاش نظر آتے۔"

صفحہ ۳۸ پر "ماتمِ اقبال" کے عنوان سے محترمہ صالحہ بیگم مخفی کلکتہ کی نظم ہے جو چودہ اشعار پر مشتمل ہے۔ تین شعر ملاحظہ ہوں:

اسلام اے زندۂ جاوید اقبال السلام!
صد مبارکباد تجھ کو گلشنِ دارالسلام!

شاعرِ رنگیں بیاں، ملکِ سخن کے تاجدار
تیرے غم میں ہے دلوں کی مملکت اجڑا دیار

اڑ گیا باغِ جہاں سے طوطیِ شیریں دہن
سوگوار اس کے الم میں کیوں نہ ہوں اہلِ وطن

صفحہ ۳۹ پر "اقبال ایک ماہرِ معاشیات کی حیثیت میں" کے عنوان سے شیخ محمد اشرف سانیوی ایم اے او

کالج امرتسر کا مقالہ شائع کیا گیا ہے اور جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے، اس میں حضرت علامہ کی اس خاص اہلیت پر گفتگو کی گئی ہے کہ ہمارے اس قومی شاعر نے اپنے اشعار میں ان مسائل پر بھی اظہارِ خیال کیا ہے جن کا تعلق انسان کی خالص مادی زندگی سے ہے۔ یہ مقالہ تقریباً پانچ کالموں پر پھیلا ہوا ہے اور فاضل مقالہ نگار نے ذیلی عنوانات:

۱۔ مزارعین کی امداد

۲۔ زمین خدا کی ہے

۳۔ مزدوروں کو انتباہ اور

۴۔ نیشنلزم یا وطنیت وغیرہ

کے تحت حضرت علامہ کے شعر درج کیے گئے ہیں۔

صفحہ ۴۲ پر "علامہ اقبال کی روح پُرفتوح سے راز و نیاز" کے زیرِ عنوان مولوی مدرار اللہ مدرار آف مردان، کا مضمون شائع ہوا ہے۔ اس مختصر تحریر کو نثری مرثیہ کہنا چاہیے۔ مدرار صاحب نے بڑے جذباتی انداز میں حضرت علامہ کی وفات پر اپنے دلی رنج و افسوس کا اظہار کیا ہے۔ چند سطریں ملاحظہ ہوں:

"آہ اقبال ـــــ آپ کی ہستیِ گرامی نے ہندوستان کے موجودہ پُرآشوب دور میں مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے ایک بے نظیر شمعِ ہدایت روشن کی۔ آپ نے امتِ مرحوم کی جو اہم اور غیر فانی خدمات انجام دی ہیں ان کی داد اہلِ اسلام سے "کما [illegible]" نہیں دی جا سکتی۔ البتہ ان کے صفحاتِ قلوب اور اوراق کی تاریخ پر آپ کا نام اور کام زریں اور جلی حروف سے تاقیامت منقوش اور محفوظ رہے گا۔"

صفحہ ۴۳ پر جناب اثر حکوالی کا مضمون "اقبال کی تعلیمات" درج کیا گیا ہے۔ یہ مضمون اخبار کے تقریباً دس کالموں پر مشتمل ہے اور اثر صاحب نے اسے حضرت علامہ کے اشعار سے موثر اور مدلل بنایا ہے اور مفکرِ اسلام کی تعلیمات کے قریب قریب ان تمام پہلوؤں پر گفتگو کی ہے جن پر ہمارے موجودہ زمانے کے مفکر کام کر رہے ہیں۔

۱۔ خودی

۲۔ زندگی

۳۔ آزادی

۴۔ عمل

۵۔ وطنیت اور

۶۔ ربطِ ملت ـــــ

اس مضمون کے ذیلی عنوانات ہیں اور اثر صاحب نے ہر عنوان کے تحت حضرت علامہ کے فارسی اور اردو اشعار کی بڑی تعداد درج کی ہے جس سے ان کے گہرے مطالعے کا اندازہ ہوتا ہے۔

صفحہ ۵ اس نمبر کا آخری صفحہ ہے اور اس پر جناب ضیا جعفری (پشاور) کی نظم "نوحۂ غم" شائع کی گئی ہے۔ نظم فارسی زبان میں ہے اور ۲۲ اشعار پر مشتمل ہے۔ دو شعر:

حضرتِ اقبال جانِ شاعری
آفتابِ آسمانِ شاعری

طوطیائے دیدہ خاکِ کوئے او
وادیِ لاہور مست از بوئے او

میں نے اختصار کے ساتھ اس گرانقدر نمبر کا جو تعارف کیا، اس سے قارئین کرام اس کی قدر و قیمت کا اندازہ فرما سکیں گے۔ یقیناً یہ روزنامہ "احسان" لاہور کے کارکنوں کی ایک ایسی خدمت ہے جو اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے قدردانوں سے قیامت تک داد پاتی رہے گی۔ یہ نمبر اب نایاب ہے اس لیے مناسب ہوگا کہ اسے کتابی شکل میں شائع کر کے اقبال کے شیدائیوں کو اس کے تفصیلی مطالعے کا موقع دیا جائے۔

میں بزمِ اقبال کے محترم ڈائرکٹر صاحب سے درخواست کروں گا وہ یہ کام اپنے ہاتھ میں لیں۔

آخر میں اس نمبر کی اس خصوصیت کا ذکر کرنا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ اس کا مطالعہ کرتے ہوئے اردو صحافت کی اس بتدریج ترقی کا اندازہ بھی ہوتا ہے جو گزشتہ نصف صدی میں ہوئی۔ مثال کے طور پر ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اس زمانے میں مضمون نگاروں کے نام ان کی تمام تعلیمی ڈگریوں اور سکونتی مناسبتوں کے ساتھ لکھے جاتے تھے جس کا اب رواج نہیں۔ ثبوت کے طور پر اس نمبر کی پہلی نظم "اقبال" کے مصنف کا نام دیکھیے، "سید آغا صادق حسین، ادیب فاضل، منشی فاضل، ڈیرہ سیداں کیمبل پور" ملاحظہ

اسی طرح اس نمبر میں جو اشتہارات شائع ہوئے ہیں اور انہیں جو دلچسپ عنوانات دیے گئے

ہیں، ان سے بھی اس زمانے کے تمدنی اور معاشی مزاج کا اندازہ ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ ایسے کئی اور پہلو بھی ہیں جو اس نمبر کا مطالعہ کرتے ہوئے سامنے آتے ہیں۔

نوٹ:

یہ نمبر مجھے برادرم سید ضمیر حسین صاحب کی عنایت سے ملا تھا اور اب میں اسے تحفے کے طور پر بزمِ اقبال کی لائبریری کو دے رہا ہوں۔ جو حضرات اس کا تفصیلی مطالعہ کرنا چاہیں، اس لائبریری سے رجوع کریں۔

MAAS Journal of
ISLAMIC SCIENCE
— A UNIQUE — BI-ANNUAL — PUBLICATION —

SPECIAL DISCOUNT FOR FOREIGN SUBSCRIBERS

40% OFF THE REGULAR RATE TO:

* Private & Religious Institutions and Organisations.
* Educational Centres and Libraries.

— 25% OFF THE REGULAR RATE TO:
* Students

PUBLISHING SINCE: 1985 1405H.
FREQUENCY : Biannual
PAGES: 128
SIZE: 17.5cm x 26 cm

PLACE ORDERS TO YOUR LOCAL DISTRIBUTORS OR WRITE DIRECTLY TO:

CIRCULATION DEPARTMENT,
THE MUSLIM ASSOCIATION FOR THE ADVANCEMENT OF SCIENCE,
FARIDI HOUSE, SIR SYED NAGAR,
ALIGARH-202 001 (INDIA)

SUBSCRIPTION RATES

Group of Countries	Individuals 1-Yr.	2-Yrs.	3-Yrs.	Institutions 1-Yr	2 Yrs.	3-Yrs.
HIG	US$ 12 (20)	US$ 22 (38)	US$ 30 (54)	US$ 50 (60)	US$ 90 (110)	US$ 130 (160)
MIG	10 (18)	18 (34)	24 (48)	40 (50)	70 (90)	100 (130)
LIG	08 (16)	14 (30)	18 (42)	30 (40)	50 (70)	70 (100)
INDIA	Rs. 60/-	Rs. 110/-	Rs. 160/-	Rs. 100/-	Rs. 190/-	Rs. 280

Rates subject to change

Figures within Parantheses indicate AIR MAIL charges and without parantheses SURFACE MAIL charges.

High Income Group (HIG): U.S.A., Canada, West European countries, Japan, Saudi Arabia, Kuwait, U.A.E., South Africa, Libya, etc.

Middle Income Group (MIG): East European Nations, Nigeria, Iraq, Jordon, Egypt, Syria, Malaysia, Indonesia, Turkey, Iran, etc.

Low Income Group (LIG): Bangladesh, Sri Lanka, Pakistan, Sudan, etc.

BACK ISSUES AVAILABLE ON PAYMENT.
RATES MAY BE QUOTED ON INQUIRY.